Open Access
Al-Marjān Research Journal
ISSN(E): 3006-0370
ISSN(P): 3006-0362
al-marjan.com.pk

The Destructive Role of Social Media in Promoting Sexual Immorality and Its Islamic Solution: An Analytical and Research-Based Study

سوشل میڈیا کا جنسی بے راہ روی کے فروغ میں تخریبی کردار اور اس کا اسلامی حل: تحقیقی و تجزیاتی مطالعہ

Authors Details

1. **Muhammad Usman**
   Ph.D. Scholar, Department of Islamic Theology, Islamia College Peshawar, Pakistan. Muhammadusman21041988@gmail.com
2. **Muhammad Umar Khan**
   Ph.D. Scholar, Department of Islamic Studies, Abdul Wali Khan University, Mardan, Pakistan.

Citation

Usman, Muhammad, and Muhammad Umar Khan." The Destructive Role of Social Media in Promoting Sexual Immorality and Its Islamic Solution: An Analytical and Research-Based Study."*Al-Marjān Research Journal* 3,no.1, Jan-Mar (2025): 370−381.

Submission Timeline

Received: Dec 21, 2024
Revised: Jan 07, 2025
Accepted: Jan 21, 2025
Published Online: Feb 04, 2025

Article QR

Publication, Copyright & Licensing

Al-Marjān Research Center, Lahore, Pakistan.
All Rights Reserved © 2023.
This article is open access and is distributed under the terms of Creative Commons Attribution 4.0 International License

The Destructive Role of Social Media in Promoting Sexual Immorality and Its Islamic Solution: An Analytical and Research-Based Study

سوشل میڈیا کا جنسی بے راہ روی کے فروغ میں تخریبی کردار اور اس کا اسلامی حل: تحقیقی و تجزیاتی مطالعہ

☆ محمد عثمان ☆ محمد عمر خان

Abstract

In the modern digital age, social media has emerged as one of the most influential means of mass communication, transcending geographical and cultural boundaries. Although it offers numerous benefits in terms of information sharing, connectivity, and awareness, it also presents severe challenges to moral and ethical values, especially in the domain of sexual behavior. This study critically analyzes the subversive role of social media in promoting sexual immorality. Platforms like Facebook, Instagram, YouTube, and others often promote content laced with nudity, vulgarity, and indecent behavior, which subtly influences viewers, especially the youth, by normalizing such conduct. This constant exposure to inappropriate content contributes to the rise of sexual deviation, moral decay, and social unrest. Islam, being a complete code of life, provides both preventive and curative strategies to combat such social evils. It emphasizes modesty, moral discipline, the protection of personal privacy, and the avoidance of unnecessary exposure to harmful content. This paper highlights the Islamic framework for addressing the misuse of social media, proposing solutions based on Qur'anic injunctions, Prophetic teachings, and scholarly interpretations. The study concludes that while social media is not inherently evil, its unregulated use contributes significantly to the spread of sexual immorality. Hence, a conscious, ethically guided, and religiously informed use of media is essential for building a morally sound society.

Keywords: Social Media, Sexual Immorality, Indecency, Islamic Ethics, Prevention..

تعارف موضوع

دورِ حاضر میں سوشل میڈیا ایک طاقتور اور ہمہ گیر ذریعہ ابلاغ بن چکا ہے جو نہ صرف پیغام رسانی کا مؤثر ذریعہ ہے بلکہ انسانی خیالات، رجحانات اور رویوں کو تشکیل دینے میں بھی کلیدی کردار ادا کر رہا ہے۔ جہاں یہ جدید ٹیکنالوجی بہت سے مثبت پہلو لیے ہوئے ہے، وہیں یہ اخلاقی انحطاط، فکری انتشار، اور خاص طور پر "جنسی بے راہ روی" کے فروغ کا بھی ایک بڑا ذریعہ بن چکی ہے۔ سوشل میڈیا پر فحش مواد، عریانی، بے حیائی، اور غیر اخلاقی حرکات کی بھرمار نے نوجوان نسل کے ذہنوں کو منفی طور پر متاثر کیا ہے۔ اس تحقیق کا مقصد سوشل میڈیا کے جنسی بے راہ روی میں تخریبی کردار کا جائزہ لینا اور اس کے اسلامی حل کی نشاندہی کرنا ہے۔ اسلام نہ صرف اس فتنے کے انسداد کے لیے واضح ہدایات دیتا ہے بلکہ اس کے

☆ پی ایچ ڈی اسکالر، شعبہ اسلامی تھیالوجی، اسلامیہ کالج پشاور، پاکستان۔

☆ پی ایچ ڈی اسکالر، شعبہ اسلامیات، عبدالولی خان یونیورسٹی مردان، پاکستان۔

اسباب وذرائع کو ختم کرنے کا مؤثر نظام بھی فراہم کرتا ہے۔ یہ مطالعہ اسلامی اصولوں کی روشنی میں ایک فکری رہنمائی فراہم کرتا ہے تاکہ معاشرہ ایک متوازن، بااخلاق اور پُرامن سمت کی طرف گامزن ہو سکے۔

مبحث اوّل: جنسی بے راہ روی میں سوشل میڈیا کا مختلف صورتوں میں تخریبی کردار

یہ بات مسلّم ہے کہ جہاں اس تیز رفتار اور جدید دور میں سوشل میڈیا کے فوائد کو ملحوظ رکھتے ہوئے ایک اعتبار سے تو یہ نعمت اور عطیۂ الٰہی سے کم نہیں، وہیں اسے منفی اثرات و نقصانات کے اعتبار سے نعمت کم اور زحمت زیادہ تصور کیا جاتا ہے۔ جہاں سوشل میڈیا کے اور بیسیوں نقصانات اور منفی اثرات ہیں وہیں سوشل میڈیا کا "جنسی بے راہ روی" میں بڑا ہاتھ و کردار ہے بہر دو صورت بالواسط اور بلاواسطہ مؤثر ہے کہیں پہ یہ براہِ راست بڑا سبب ہے اور کہیں پہ یہ جنسی بے راہ روی کے اسباب کا سبب ہے یعنی وہ اسباب جو جنسی بے راہ روی کے لیے پیش خیمہ اور مقدمہ ہیں تو سوشل میڈیا ان اسباب کا سبب ہے۔ مطلب "سبب الاسباب" ہے۔ اس نے جنسی بے راہ روی کے میدان میں بے پناہ گُل کھلائے اور یہ سلسلہ ختم ہونا تو در کنار بلکہ مزید ترقی و اضافہ کی طرف گامزن ہے۔

یہ بات مسّلم ہے کہ جنسی بے راہ روی کے جتنے بھی اسباب ہیں ان تمام کا سبب وذریعہ سکرین (سوشل میڈیا) ہے یعنی یہ سکرین نہ صرف "اُم الاسباب" بلکہ "اُم الخبائث" بھی ہے۔ چونکہ تفریح انسانی فطرت میں شامل ہے اور بایں وجہ ہر زمانے میں انسانوں کی زندگی میں شامل رہی ہے قدیم تہذیبوں میں بھی تفریح مختلف اور حیرت انگیز انداز اور صورتوں میں موجود نظر آتی ہے لیکن موجودہ پُر فتن دور میں تفریح نفس پرستی وشہوت پرستی کا دوسرا نام ہے۔ سوشل میڈیا اس کی ترویج میں جو کردار ادا کر رہا ہے وہ کسی سے ڈھکا چھپا نہیں، دنیا بھر میں رائج اسی نوعیت کی تمام

سینما ہال کی مرکزیت و افادیت کو بھی ختم کر دیا جو لوگ عزت و شرافت، حرام و حلال اور ذلت کے خوف سے سینما ہال تک پہنچنے میں ہچکچاہٹ محسوس کرتے تھے اب وہ لوگ بھی سوشل میڈیا کے فتنوں میں ناقابلِ خلاصی گھِر چکے ہیں۔ سوشل میڈیا درج ذیل صورتوں میں "جنسی بے راہ روی" کا مؤثر سبب بن رہا ہے:

1. عریانیت وبے پردگی

سوشل میڈیا پر عریانیت و بے پردگی کی بھرمار ہے۔ بالخصوص عورتیں اس ٹھاٹھیں مارتا ہوا سمندر میں ہاتھ دھونے سے لے کر غوطے لگانے تک ملوث ہیں۔ اور یہی عریانیت وبے پردگی جنسی بے راہ روی کا بڑا سبب ہے۔ ایک طرف عورتیں لباس و تہذیب میں ان کی پیروی اور دوسری طرف مرد نتیجتاً سوشل میڈیا سے اور معاشرتی دونوں لحاظ سے متاثر ہو رہے ہیں۔ بقولِ خورشید احمد: "مغربی زبان اور لباس کی وجہ سے ہم اپنی دینی، قومی اور تہذیبی لباس کو بھول رہے ہیں۔ زبان کے ذریعے مغربی تہذیب وکلچر کو فروغ دیا جا رہا ہے۔"[1] عورتیں ایسا لباس پہنتی ہے جس کا ہونا اور نہ ہونا برابر ہوتا ہے۔ یا اتنا باریک ہوتا ہے کہ اس میں سے سارا جسم نظر آنے لگتا ہے یا موٹا ہوتا لیکن مختصر ہوتا ہے اختصار کی وجہ سے جسم کے اکثر حصے عریاں ہوتے ہیں۔ یا پھر اتنا تنگ ہوتا ہے کہ جسم کا اتار چڑھاؤ اور ابھار نظر آنے لگتا ہے ایسی عورتوں کے بارے میں آپ ﷺ نے کئی

[1] Khurshīd Aḥmad, *Niẓām-i-Taʿlīm* (Islamabad: Institute of Policy Studies, n.d.), 41.

صدیاں پہلے پیش گوئی کی تھی۔ ارشادِ پاک ہے: نساء کاسیات عاریات ممیلات مائلات ، [2]ایسی عورتیں ہوں گی، جو کپڑے پہنے ہوں گی مگر اس کے باوجود ننگی ہوں گی۔ (مردوں کو اپنی طرف) مائل کرنے والی اور (خود مردوں کی طرف) مائل ہونے والی ہوں گی۔

2. صنفِ نازک کی صوتِ شیریں

سوشل میڈیا پر آوازوں اور سُروں کا رجحان ہے ہر دوسرا بندہ ویڈیو کلپ (Video Clip) بنا کر اپنی آواز کا جادو جگانے کی کوشش کرتا ہے۔ آواز کا جادو جاگے یا نہ جاگے، لیکن سامعین و ناظرین کی جنسی خواہش کی آگ ضرور بھڑک اٹھ جاتی ہے اور جنسی ہیجانیت ضرور پیدا ہو جاتی ہے۔ حال آں کہ اسلام اتنا دور اندیش، پیش بین اور محتاط دین ہے کہ اس نے تو عورت کو آواز پست کرنے کے ساتھ ساتھ آواز میں مٹھاس پیدا کرنے سے بھی منع کیا کیوں کہ ایسا کرنا بھی سببِ فتنہ اور زنا ہے انسان کو "نادیدہ عاشق" بنا دیتا ہے، ارشادِ باری تعالیٰ ہے: فَلَا تَخْضَعْنَ بِالْقَوْلِ فَيَطْمَعَ الَّذِيْ فِيْ قَلْبِهٖ مَرَضٌ[3] "لہٰذا تم نزاکت کے ساتھ بات مت کیا کرو، کبھی کوئی ایسا شخص بے جا لالچ کرنے لگے جس کے دل میں روگ ہوتا ہے۔" پتہ چلا کہ سوشل میڈیا پر عورت کی آواز اور وہ بھی ناز و ادا سے ہو تو وہ ضرور جنسی ہیجانیت کی وجہ بنتی ہے۔ اسی وجہ سے بولنے کی آواز تو اپنی جگہ، شریعتِ اسلامیہ نے توزیب و زینت اور زیورات کی آواز کو ظاہر نہ ہونے کا حکم بھی دیا ہے۔[4]

3. موسیقی اور ناچ گانے

سوشل میڈیا پر ناچ گانے (رقص و غناء) کا ایک طوفان ہے۔ پیشہ وروں کے علاوہ شوقیہ اور مجبوروں کے علاوہ امیروں کی بچیاں و بیویاں اپنے فن و مستی کا مظاہرہ کرتی ہیں۔ موسیقی اور ناچ گانا بھی شہوت کو برانگیختہ کرنے کا باعث و سبب ہے۔ اور فی زمانہ اس میں دوہرا افساد ہے کیوں کہ آج کل گانا زیادہ تر دیکھا جاتا ہے سنا کم جاتا ہے، اور ہر وہ گانا زیادہ پسند کیا جاتا ہے کہ جس میں ناچ اچھا ہو یا ناچنے اور گلوکارہ کے جسم کے زیادہ حصے عریاں ہوں۔ بہر حال آج کل گانا سننے میں متعدد خرابیاں ہیں۔ ابن قیم رحمۃ اللہ علیہ[5] ابنِ جوزی رحمۃ اللہ علیہ[6] اور ابن تیمیہ رحمۃ اللہ علیہ[7] جیسے اکابر و اسلاف نے لکھا ہے: الغناء رقية الزنا وهو من أعظم أسباب الوقوع في الفواحش۔ "گانا زنا کا سبب (داعی) ہے۔ اور یہ فحش و بیہودگی کے اسباب میں سے بڑا سبب ہے۔"

ابنِ قیم مشہور عالم یزید بن ولید کے الفاظ نقل کر کے لکھتے ہیں: يا بنى أمية إياكم والغناء فإ نه ينقص الحياء و يزيد في الشهوة و يهدم المروءة، و انه لينوب عن الخمرو يفعل ما يفعل المسكر ، فإن كنتم لا بد فاعلين فجنبوه النساء فإ نه داعية الزنا۔[8] "گانے

---

[2] Al-Qushīrī, Muslim ibn Ḥajjāj, *Ṣaḥīḥ Muslim*, kitāb al-libās wa-l-zīnah, bāb al-nisāʾ al-kāsiyāt al-ʿāriyyāt al-māʾilāt al-mumīlāt, ḥadīth no. 2128.

[3] Al-Aḥzāb, 33:32.

[4] Al-Nūr, 24:31.

[5] Ibn Qayyim al-Jawziyyah, *Ighāthat al-Lahfān*, 1:245.

[6] Ibn al-Jawzī, Abū ʿAbd al-Raḥmān ibn ʿAlī, *Talbīs Iblīs* (Riyadh: Dār al-Waṭan li-l-Nashr, 2006), 222.

[7] Ibn Taymiyyah, Aḥmad ibn ʿAbd al-Ḥalīm, *Majmūʿ al-Fatāwā* (Riyadh: Wizārat al-Shuʾūn al-Islāmiyyah al-Suʿūdiyyah, 2004), 1:417.

[8] Ibn Qayyim al-Jawziyyah, *Ighāthat al-Lahfān*, 1:245.

بجانے سے بچو، اس سے حیا کم اور شہوت زیادہ ہو جاتی ہے۔ گانا بجانا شراب کی طرح ہے اور نشہ آور چیزوں کی طرح کام کرتا ہے۔ اور عورتوں کو اس سے باز رکھو، کیوں کہ گانا زنا کا سبب و داعی ہے۔"

بہر حال لوگوں کو جنسیت زدہ بنانے میں موسیقی اور گانے کا کلیدی کردار ہے۔ اور اسی لت و لعنت نے بہت سارے پاکیزہ مردوں و عورتوں کو جنسی بے راہ روی کی قبیح بیماری میں مبتلا کر دیا، اور بہت سارے گھروں، محلوں اور معاشروں کے پاکیزہ کردار کو گندا اور گدلا کر دیا۔

4. ترغیبِ فحش

یہ بات مسلم ہے کہ فحش (بے ہودگی و بے حیائی) کی سب سے زیادہ ترغیب سوشل میڈیا پر ہی دی جاتی ہے۔ یعنی میڈیا اور بطورِ خاص سوشل میڈیا بے حیائی کی ترویج و اشاعت کے ساتھ ساتھ جنسی انارکی کی ترغیب دینے میں ہراول دستے کا کردار ادا کر رہا ہے[9] اور آگے یہ ترغیب پھر جنسی بے راہ روی کی صورت میں رنگ لاتی ہے۔ کیوں کہ اس ترغیب کی خوب صورتی و رنگینی میں مبالغہ آرائی کی وجہ سے بڑی پُر تاثیر ہوتی ہے۔ اور فحش تو ایک جامع لفظ ہے جس کے اہلِ لغت نے لفظی و معنی کچھ اس طرح کیے ہیں: الفحش : القبیح من القول و الفعل ---و ھو کل ما یشتد قبحہ من الذنوب و المعاصی---و کل شیءجا وز قدرہ و حدہ فھو فاحش۔[10] یعنی فحش سے مراد ہیں برے اقوال و افعال--- معاصی اور گناہوں میں سے بدترین--- فاحش ہر وہ امر ہے جس میں اس کی حد سے تجاوز ہو۔ فحش کو انگریزی میں "Obscene" کہتے ہیں۔ مقتدرہ قومی زبان کی قومی انگریزی اردو لغت میں "Obscene" کے اردو میں مندرجہ ذیل مترادفات دیے گئے ہیں: شائستگی یا اخلاق کے مقررہ معیار کے خلاف، ناشائستہ، عریاں تصویروں والا، گفتگو یا عمل میں ناگواری، بد چلنی پر اکسانے اور نفسانی خواہش جگانے پر مائل، شہوت انگیز۔ Obscenity گندا پن، فحش، فحش کیفیت یا خصوصیت، ناشائستگی، کوئی فحش چیز جیسے زبان۔[11] اسی وجہ سے فحش کو قرآن حکیم نے شیطانی انگیخت کا نتیجہ قرار دیا گیا ہے[12]

5. فحش بینی

سوشل میڈیا کو زیادہ تر فحش بینی کے لیے استعمال کیا جا رہا ہے۔ پورن (Porn) ویب سائٹس دیکھنے کی عادت تقریباً تمام عمر کے لوگوں میں پائی جاتی ہے جسے Porn Addiction کہتے ہیں۔ فحش نگاری (Pornography) سوشل میڈیا پر ایک عام مشغلہ ہے۔ اور یہ انسان کی فطرت ہے کہ جو دیکھے پھر وہ عملاً کرنے کی چاہت و خواہش پیدا ہو جاتی ہے شاہ ولی اللہ رحمۃ اللہ علیہ لکھتے ہیں کہ "ایسی کیفیت انسان کو زنا اور جنسی بے راہ روی پہ ابھارتی ہے"[13] نتیجتاً جنسی تسکین پانے کے لیے مختلف طریقے استعمال کیے جاتے ہیں یا پھر کمزور و معصوم مخلوق یعنی بچے یا جانور شکار ہو کر متاثر ہو جاتے ہیں۔ کیوں کہ یہ بد نگاہی شیطان کے تیروں میں سے ایک زہریلا تیر ہے جو وہ شکار کے لیے استعمال کرتا ہے اور یہی وہ پہلا پتھر ہے کہ جس پہ

---

9 Naẓar al-Ḥafīẓ Nadwī, *Maghribī Media aur Us ke Asrāt* (Lucknow: Majlis wa Nashriyāt-i-Islām, 2001), 34.

10 Ibn Manẓūr al-Afrīqī, *Lisān al-ʿArab*, vol. 7 (Cairo: Dār al-Ḥadīth, 2003), 32.

11 Jalībī, Jamīl, *Qaumī Angrezī-Urdu Lughat*, 6th ed. (Islamabad: Muqtadira Qaumī Zubān, 2006), 1339.

12 Al-Nūr, 24:21.

13 Shāh Walī Allāh al-Dihlawī, *Ḥujjat Allāh al-Bālighah* (Karachi: Qadīmī Kutub Khāna, n.d.), 2:122.

شیطان عمارت تعمیر کرتا ہے۔ حدیث پاک ہے: النظر سهم مسموم من سهام ابليس[14] "نظر (بد نگاہی) شیطان کے تیروں میں سے ایک زہریلا تیر ہے۔"

6. فُحش گوئی

سوشل میڈیا پر "Comments" اور "Posts" کی صورت میں فحش گوئی کی بھرمار ہے، اور فحش گوئی ہی جنسی بے راہ روی کے لیے پیش خیمہ و مقدمہ ہے، کیوں کہ انسانی شہوت کا تو یہ حال ہے کہ جہاں کہیں کوئی جنس یا شرمگاہ کے متعلق کوئی تذکرہ ہو تو فطرتاً اس کے دل و دماغ میں تلاطم کی کیفیت پیدا ہو جاتی ہے اور تھوڑی ہی دیر کے لیے سہی انسانی دماغ کہاں کہاں کے چکر لگانے لگتا ہے۔ اس لیے اسلام نے احتیاط کی حد کرتے ہوئے بے ہودہ اور شہوت انگیز باتوں سے بھی اجتناب برتنے کی تاکید کی۔ قرآن کے مطابق اللہ تعالیٰ نے بے حیائی سے منع فرماتا ہے[15] اور کھلی و چھپی بے حیائی کو حرام قرار دے[16] کر قریب بھی نہ جانے کا حکم فرمایا ہے۔[17] آپ ﷺ فحش گوئی سے اجتناب فرماتے تھے جیسا کہ حدیث پاک میں ہے: لم يكن فاحشا ولا متفحشا[18] یعنی نہ تو آپ ﷺ کو فحش گوئی کی عادت تھی اور نہ قصداً فحش گوئی کرتے تھے۔

7. تشہیر بذریعہ فحش

فی زمانہ تشہیر بذریعہ فحش ایک رجحان (Trend) بھی ہے اور تجارت (Trade) بھی۔ لوگوں کو متوجہ کرنے کے لیے کاروبار کے اشتہارات میں تقریباً عورتوں کی عریاں اور پُرکشش تصاویر کا سہارا لیا جاتا ہے۔ اس برائی میں بھی سوشل میڈیا پیش پیش ہے۔ مال بکے نہ بکے مگر جنسی آگ ضرور لگ جاتی ہے اور بے راہ روی کا راستہ ضرور ہموار ہو جاتا ہے۔ عام اشتہارات کو جنسی رنگ دے کر اور جنسی اشیاء (Products) کو انتہائی مبالغہ کے ساتھ پیش کیا جاتا ہے جو کہ نوجوان نسل کی جنسی بے راہ روی کا بڑا سبب ہے۔ حال آں کہ قرآن نے عورت کو بناؤ سنگھار ظاہر کرنے سے منع کیا ہے اور اسے دورِ جاہلیت کی روش قرار دیا ہے۔[19] حدیث پاک میں عورت کو پردہ قرار دیا گیا ہے: المرأة عورة[20] "عورت ستر ہے" یعنی عورت کا پورا بدن پوشیدہ رکھنے والی چیز ہے۔ اسلام نے تو اتنے تک منع فرمایا کہ کوئی عورت (بیوی) کسی دوسری عورت کے زیب و زینت اور حُسن کے متعلق اپنے شوہر کے سامنے ذکر نہ کرے۔[21] اسی طرح مرد کا اپنے ازدواجی تعلق و کیفیت کا دوسروں کے سامنے ذکر کرنا بھی مذموم

---

[14] Al-Ḥākim, Muḥammad ibn ʿAbd Allāh al-Naysābūrī, *al-Mustadrak ʿalā al-Ṣaḥīḥayn* (Beirut: Dār al-Kutub al-ʿIlmiyyah, 1422 AH), 4:314.

[15] Al-Naḥl, 16:90.

[16] Al-Aʿrāf, 7:33.

[17] Al-Anʿām, 6:151.

[18] Al-Bukhārī, Muḥammad ibn Ismāʿīl, *Ṣaḥīḥ al-Bukhārī*, vol. 3, ḥadīth no. 987.

[19] Al-Aḥzāb, 33:33.

[20] Al-Tirmidhī, Muḥammad ibn ʿĪsā, *Sunan al-Tirmidhī* (Riyadh: Bayt al-Afkār al-Duwaliyyah, 2004), abwāb al-riḍāʿ, ḥadīth no. 1173.

[21] Al-Bukhārī, *Ṣaḥīḥ al-Bukhārī*, kitāb al-nikāḥ, bāb lā tubāshir al-marʾah al-marʾah fatanʿutahā li-zawjihā ka-annahu yanẓur ilayhā, ḥadīth no. 5240.

ہے۔[22] اسی طرح شریعتِ اسلامیہ میں دوسروں کے ستر کی طرف دیکھنے کی پابندی[23] کے ساتھ ساتھ اپنی شرمگاہ کو بے جا نہ دیکھنے کی ترغیب ہے۔[24]

8. ناجائز یاری و دوستی

زنا کا بڑا سبب بے حیائی کا عام ہونا ہے، جس گھر، گلی، شہر، ملک میں حیا کی قلت ہو گی اور بے حیائی عام ہو گی وہاں زنا کا پودا نشو و نما پائے گا اور رفتہ رفتہ اس کی جڑیں لوگوں کے دلوں میں قرار پکڑ لیں گی۔ اداروں (خصوصاً تعلیمی) میں بے حیائی کے متعلق روک ٹوک پر بتایا جاتا ہے کہ بندہ خود مضبوط ہو ماحول کچھ نہیں کہتا۔ حال آں کہ جب ہر کوئی عشق معشوق کرتا پھرے اور بے حیائی کے کھلے مواقع ہوں تو انسان خود بخود آہستہ آہستہ (Gradually) ماحول میں ڈھل جاتا ہے پھر بعض کے لیے بے ہودگی اور فحاشی سے بچنا مشکل اور بعض کے لیے ناممکن ہو جاتا ہے۔

9. عشق مجازی کا ابتلا

سوشل میڈیا پر عشق مجازی کی غیر شرعی و غیر اخلاقی حرکت عام ہے، بلکہ صارفین کی اکثریت اس بیماری میں مبتلا ہے۔ شریعتِ اسلامیہ کی نظر میں عشق و محبت کی دو اقسام ہیں:

1۔ جائز: اللہ تعالیٰ سے محبت کرنا یا خالص اللہ تعالیٰ کی رضا کے لیے مخلوق سے محبت کرنا، اس کو کہتے ہیں: عشقِ حقیقی۔ جیسے رسول صلی اللہ علیہ وسلم، صحابہ کرام، اولیاء کرام، اساتذہ کرام اور والدین و رشتہ دار وغیرہ سے۔

2۔ ناجائز: مخلوق سے محبت کرنا محض اپنی جنسی اور دلی تسکین کے حصول کے لیے، ایسے عشق کو کہتے ہیں: عشقِ مجازی۔ یعنی جس عشق و محبت کی بنیاد جنسی شہوات و خواہشات پر ہو۔ چاہے وہ ہم جنس سے ہو یا صنفِ مخالف سے۔

سوشل میڈیا عشق مجازی کا سبب ہے اور عشقِ مجازی بہت ساری نفسیاتی اور غیر اخلاقی بیماریوں کا سبب ہے۔ بہت سارے مجازی عشاق عشق مجازی میں ابتلا کے بعد غیر اخلاقی اور غیر شرعی جنسی تعلقات میں مبتلا ہو جاتے ہیں۔ بہر حال شریعتِ اسلامیہ کی تعلیمات میں مجازی عشق و محبت ارادتاً و اختیاراً کرنے کی بالکل گنجائش نہیں، ہاں غیر ارادی ہو جانے کی صورت میں شریعت کی پاسداری اور صبر کا درس ہے۔[25]

10. ناجائز جنسی نظریات کا پرچار

سوشل میڈیا ناجائز جنسی نظریات و خیالات کے پرچار و ترغیب میں پیش پیش ہے۔ جنسی اعمال و افعال اور اقوال سوشل میڈیا پر دکھانا قبیح ہے لیکن ان کی ترغیب و پرچار کرنا قبیح ترین ہے۔ جنسی تسکین کے حصول کے لیے نت نئے طریقوں و سلیقوں کا پرچار کیا جاتا ہے۔ جنسی باتوں اور متعلقہ چیزوں (دوائیوں) کو بڑھا چڑھا کر پیش کیا جاتا ہے۔ اپنے موقف پر بے تکی اور کمزور دلائل اور مثالیں دی جاتی ہیں۔ مطلب چوری اور اوپر

---

[22] Muslim ibn Ḥajjāj, *Ṣaḥīḥ Muslim*, kitāb al-nikāḥ, bāb taḥrīm ifshāʾ sirr al-marʾah, ḥadīth no. 1437.

[23] Ibid., kitāb al-ḥayḍ, bāb taḥrīm al-naẓar ilā al-ʿawrāt, ḥadīth no. 338.

[24] Abū Dāwūd, Sulaimān ibn al-Ashʿath al-Sijistānī, *Sunan Abī Dāwūd*, kitāb al-ḥammām, bāb fī al-taʿarrī, ḥadīth no. 4017.

[25] ʿAlāʾ al-Dīn ʿAlī al-Muttaqī ibn Ḥusām al-Dīn, *Kanz al-ʿUmmāl fī Tartīb al-Akhlaq al-Maḥmūdah* (Beirut: Muʾassasat al-Risālah, n.d.), vol. 3, 373.

سے سینہ زوری بھی۔ حال آں کہ موجودہ دور میں اسلام میں جنسی تسکین کے حصول کا ایک ہی طریقہ ہے وہ ہے بیوی کی صورت میں۔[26] بہر حال سوشل میڈیا نے جنسی بے راہ روی اور اخلاقی تنزلی وبے راہ روی اور خاندانی نظام کو برباد کرنے میں بڑا تخریبی کردار ادا کیا ہے۔[27]

11. جنسی ہراسانی

سوشل میڈیا پر جنسی ہراسانی ایک معمولی بات سمجھی جاتی ہے۔ اور اس کو صارفین کی اکثریت معیوب بھی نہیں سمجھتی۔ بلکہ بعض تو سوشل میڈیا کو استعمال ہی اسی مقصد کے لیے کرتے ہیں۔ سوشل میڈیا جنسی ہراسانی کے معاملہ میں بطورِ ایک بڑے پلیٹ فارم کردار ادا کر رہا ہے۔ اس میں کثیر صورتوں میں کثرت سے جنسی ہراسانی کا ارتکاب ہوتا ہے، قولاً، اشارتاً اور کنایۃً جنسی ہراسانی کی بھرمار ہے۔

مبحث دوم: طرقِ اِنسداد

1. سد الذرائع

سد الذرائع شرعی قوانین کے ماخذ میں سے ہے۔ سد الذرائع سے مراد کسی بھی مسئلہ کے اسباب و ذرائع کا راستہ روکنا۔ فقہی اصطلاح میں "سد ذرائع" سے مراد جائز امور (اعمال و افعال) پر پابندی لگانا یعنی ان کو ممنوع قرار دینا بشرطیکہ وہ ناجائز و ممنوع اعمال کا سبب بن رہے ہوں۔[28] یعنی سد الذرائع سے مراد وہ مباح امور ہیں جو حرام یا ناجائز کا وسیلہ بنتے ہوں۔[29] یعنی ان تمام راستوں کو مسدود کرنا جو کہ مسائل کا سبب وذریعہ بنتے ہیں۔ کیونکہ جب سبب نہیں ہو گا تو مسبب بھی نہیں پایا جائے گا۔ گویا نہ رہے بانس نہ بجے بانسری۔ شریعتِ اسلامیہ کا یہ وطیرہ وخاصیت ہے کہ جرائم و معاصی کی حرمت کے ساتھ ان کے اسباب ودواعی پر بھی پابندی ہے یعنی ان امور کو بھی ممنوع قرار دیا گیا ہے جو حرام امور تک پہنچاتے ہیں، سبب و ذریعہ بنتے ہیں یا پیش خیمہ ثابت ہوتے ہیں۔ اسلام بڑا باریک بین و دور اندیش دین ہے جو برائی کو جڑ سے خاتمہ کا انتظام کرتا ہے برائی کے دروازوں اور راہوں کو مسدود کرتا ہے۔ اور یہی اصل ہے کہ برائی کی جڑ کو کاٹا جائے اور اسباب کا قلع قمع کیا جائے سبب نہیں ہو گا تو مسبب بھی محال۔

لہٰذا جدید ٹیکنالوجی خصوصاً سوشل میڈیا میں ہر اُس گروپ (Group)، پیج (Page) آئی ڈی (ID) اور چینل (Chanel) سے اجتناب کیا جائے جو جنسی بے راہ روی کا سبب بنتے ہیں۔

2. ریاست کی ذمہ داری

سوشل میڈیا کے معاملہ میں کڑی نگرانی بطورِ خاص اسلامی ریاست کی بڑی اور بنیادی ذمہ داری ہے۔ سوشل میڈیا پر جو خرافات و منکرات اور فواحش کی بھرمار ہے گرچہ کلی طور پر ختم کرنا ناممکنات میں سے ہے مگر جزوی طور پر ختم کرنا یا اقدامات کرنا ممکن ضرور ہے۔ لہٰذا ریاست کو چاہیے کہ جنسی بے راہ روی کی روک تھام اور تدارک کے لیے ہر ممکن کوشش کرے۔

---

26 Al-Muʾminūn, 23:5–7.

27 Fahmī al-Najjār, *Islām aur Zarāʾiʿ Iblāgh*, trans. Sājid al-Raḥmān Ṣiddīqī (Lahore: Idārah Maʿārif-i-Islāmī, n.d.), 39.

28 ʿAlī Ḥasb Allāh, *Uṣūl al-Tashrīʿ al-Islāmī* (Karachi: Idārah al-Qurʾān wa-l-ʿUlūm al-Islāmiyyah, n.d.), 238.

29 Ibn ʿArabī, Muḥammad ibn ʿAbd Allāh, *Aḥkām al-Qurʾān* (Beirut: Dār al-Maʿrifah, 1977), vol. 2, 748.

جیسا کہ ارشادِ باری تعالیٰ ہے:

اَلَّذِيْنَ اِنْ مَّكَّنّٰهُمْ فِي الْاَرْضِ اَقَامُوا الصَّلٰوةَ وَاٰتَوُا الزَّكٰوةَ وَاَمَرُوْا بِالْمَعْرُوْفِ وَنَهَوْا عَنِ الْمُنْكَرِ ۭ وَلِلّٰهِ عَاقِبَةُ الْاُمُوْرِ[30]

یہ ایسے لوگ ہیں کہ اگر ہم انہیں زمین میں اقتدار بخشیں تو وہ نماز قائم کریں، اور زکوٰۃ ادا کریں، اور لوگوں کو نیکی کی تاکید کریں، اور برائی سے روکیں۔ اور تمام کاموں کا انجام اللہ ہی کے قبضے میں ہے۔"

3. والدین کی کڑی نگرانی

اولاد کی دینی و اخلاقی تعلیم و تربیت والدین کی دینی و اخلاقی ذمہ داری و فریضہ ہے۔ اس دورِ جدید میں والدین کی ذمہ داریاں مزید بڑھ گئی ہیں۔ بقولِ شہناز ماجد: "معاصر ذرائع ابلاغ نے ہماری اولادوں کے اخلاق و کردار کو تباہ و برباد کر کے رکھ دیا۔ اخلاقِ رذیلہ (بدتمیزی، بداخلاقی اور بدتہذیبی) نے قومی وجود کو آکاس بیل کی مانند اپنی لپیٹ میں لے لیا ہے۔"[31] ارشادِ باری تعالیٰ ہے:

يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا قُوْٓا اَنْفُسَكُمْ وَاَهْلِيْكُمْ نَارًا وَّقُوْدُهَا النَّاسُ وَالْحِجَارَةُ۔[32]

"اے ایمان والو! اپنے آپ کو اور اپنے گھر والوں کو اُس آگ سے بچاؤ جس کا ایندھن انسان اور پتھر ہوں گے۔"

اسی طرح حدیثِ پاک میں ہے: كلكم راع وكلكم مسئول عن رعيته[33] "تم میں سے ہر بندہ نگہبان ہے اور تم میں سے ہر بندہ اپنی رعیت (ماتحت) کے متعلق جواب دہ ہے۔"

لہٰذا گھر کے ذمہ دار و سربراہ کو سوشل میڈیا کے استعمال کے معاملہ میں اپنے اہل و عیال پر اندھا اعتماد کے بجائے چیک اینڈ بیلنس (Check & Balance) قائم کر کے کڑی نگرانی کرنی چاہیے۔ اپنی اولاد کی ہر سرگرمی، شب و روز، اُٹھک بیٹھک، حرکات و سکنات اور بطورِ خاص سوشل میڈیا کے استعمال کے معاملہ میں اولاد کی کڑی نگرانی کرنی چاہیے۔

4. عبادات کا اہتمام:

ہر چیز کی طرح ہر عبادت کی بھی اپنی خاصیت و تاثیر ہوتی ہے۔ نماز کی یہ خاصیت ہے کہ یہ نمازی کو بے حیائی اور فحاشی سے روکتی ہے۔ یہ نمازی اور برائی کے درمیان رکاٹ بن جاتی ہے، بشرطیکہ اس کی ترکیبِ استعمال ٹھیک ہو۔ یعنی جمیع لوازمات و صفات کے ساتھ ادا کی جائے۔ جیسا کہ ارشادِ باری تعالیٰ ہے:

اِنَّ الصَّلٰوةَ تَنْهٰى عَنِ الْفَحْشَاۗءِ وَالْمُنْكَرِ[34]

"بیشک نماز بے حیائی اور برے کاموں سے روکتی ہے۔"

---

30 Al-Ḥajj, 22:41.

31 Shahnāz Mājid, "Maujūdah Zarāʾiʿ Iblāgh Muʿāsharatī Taʿmīr mein Muʿāwin yā Muzāḥim," *Khwāhish Magazine* 7 (n.d.): 13.

32 Al-Taḥrīm, 66:6.

33 Al-Bukhārī, *Ṣaḥīḥ al-Bukhārī*, kitāb al-jumʿah, bāb al-jumʿah fī al-qurā wa-l-mudun, ḥadīth no. 893.

34 Al-ʿAnkabūt, 29:45.

5. آگاہی استعمال

ہر چیز کی افادیت و اہمیت تب بر قرار رہتی ہے جب اُسے اُصولوں، اچھے طریقہ وسلیقہ سے استعمال کیا جائے، بھلے دوا (Medicine) ہی کیوں نہ ہو۔ اس مقصد کے لیے وقتاً فوقتاً مختلف مقامات پر بطورِ خاص علمی و تعلیمی اداروں و درسگاہوں میں سوشل میڈیا کے استعمال کے حوالے سے سیمینار وورکشاپ کا اہتمام کیا جائے۔ جن میں سوشل میڈیا کے مثبت استعمال کے فوائد اور منفی استعمال کے نقصانات اُجاگر کیے جائیں۔

6. ترکِ استعمال

گرچہ سوشل میڈیا کے ترکِ استعمال سے نظامِ زندگی مشکل ضرور ہے مگر ناممکن نہیں۔ گرچہ چند فوائد سے محرومی ہے مگر بیسیوں نقصانات سے عافیت ضرور ہے۔ خطرناک مسائل و نقصانات سے بچنے کے لیے تھوڑے سے فائدے کی قربانی دے دینا عالمگیر و آفاقی کتاب قرآن کی ترغیب ہے۔ جیسا کہ ارشادِ باری تعالیٰ ہے:

يَسْـَٔلُوْنَكَ عَنِ الْخَمْرِ وَالْمَيْسِرِ ۭ قُلْ فِيْهِمَآ اِثْمٌ كَبِيْرٌ وَّمَنَافِعُ لِلنَّاسِ ۡ وَاِثْمُهُمَآ اَكْبَرُ مِنْ نَّفْعِهِمَا [35]

"لوگ آپ سے شراب اور جوے کے بارے میں پوچھتے ہیں۔ آپ کہہ دیجئے کہ ان دونوں میں بڑا گناہ بھی ہے، اور لوگوں کے لیے کچھ فائدے بھی ہیں، اور ان دونوں کا گناہ ان کے فائدے سے زیادہ بڑھا ہوا ہے۔"

اور ترک کرنے پر اللہ تعالیٰ نعم البدل عطا فرماتا ہے، ارشادِ پاک ہے: من ترك شيئا لله عوضه الله خيرا منه[36] "جس نے کسی چیز کو اللہ کی رضا کے لیے چھوڑا تو اللہ تعالیٰ اس کو اس سے بہتر بدلہ دے دے گا۔" کیوں کہ یہ مسلّم ہے کہ اس کو کلی و اجتماعی طور پر روکنا مشکل ہی نہیں بلکہ تقریباً ناممکن ہے۔ بہت سارے مخلص و مصلح لوگوں نے اس کو روکنے کی کوشش کی، مگر بالآخر انہیں اس کی سرکش موجوں کے سامنے ہتھیار ڈالنا ہی پڑا۔ اس کا بہتر حل انفرادی اجتناب و احتیاط ہے۔

7. بامقصد سرگرمیاں

ہر انسان اور بطورِ خاص نوجوان نسل کو بامقصد اور صحت مند سرگرمیوں کا انتخاب کیا جائے۔ کیوں کہ ایک بندہ جس شعبہ میں دلچسپی لینا شروع

ایک پہلو یا قسم کا انتخاب کیا تو وہ صرف اسی قسم میں دلچسپی لیتا ہوتا ہے۔ جیسا کہ کرکٹ میں دلچسپی لینے والا پھر صرف کرکٹ کے ہی متعلق پڑھنا، لکھنا، سننا، دیکھنا اور کھیلنا پسند کرے گا، نہ کہ فٹبال اور ہاکی۔ لہٰذا ذہن کو بامقصد سرگرمیوں کی طرف منتقل اور پلٹنا چاہیے۔

8. فراغت سے اجتناب

تقریباً ہر عمر کے لوگوں کے لیے اور بطورِ خاص نوجوان نسل کے لیے فراغت خیالات و وساوس کا باعث ہے فراغت ہی اکثر مسائل و پریشانیوں کی پہلی سیڑھی ہے کیوں کہ آگے یہ خیالات اور سوچیں افعال و اعمال کا پیش خیمہ ہیں اور تکمیل ہیں۔ لہٰذا فراغت سے بچنے میں ہی عافیت ہے۔ وقت کی قدر و قیمت کرنا اسلامی تعلیمات و ترغیبات میں ہے۔ اس کی نشاندہی آپ ﷺ نے فرمائی ہے ارشادِ پاک ہے: نعمتان مغبون فيهما كثيرمن الناس الصحة والفراغ۔[37] اکثر لوگ دو نعمتوں کے بارے میں دھوکہ میں مبتلا ہیں: صحت اور فراغت۔

---

[35] Al-Baqarah, 2:219.

[36] Aḥmad ibn Ḥanbal al-Shaybānī, *Musnad Aḥmad*, 6:363.

[37] Al-Bukhārī, *Ṣaḥīḥ al-Bukhārī*, kitāb al-zuhd, bāb al-ṣiḥḥah wa-l-farāgh, ḥadīth no. 6412.

9. متبادل طریقہ کا انتخاب

ہر کام سرانجام دینے کے کئی ایک متبادل طریقے ہوتے ہیں۔ ان متبادل طریقوں سے وہ کام قدرے دیر اور قدرے مشقت سے سہی لیکن ہو جاتا ضرور ہے۔ علم و تعلّم کے حصول، تلاشِ مواد اور خرید و فروخت کے سوشل میڈیا کے علاوہ بیسیوں متبادل طریقے موجود ہیں گرچہ ان طریقوں میں تھوڑی مشقت زیادہ ہے مگر کام مزید احسن طریقہ سے ہو جاتا ہے۔ لہٰذا علم و تعلم کے لیے کتب بینی کو فروغ دیا جائے اور لائبریریوں سے استفادہ کیا جائے۔

10. اسلامی اقدار کی ترغیب

جنسی بے راہ روی سے بچنے کے لیے مغربی اقدار کے بجائے اسلامی اقدار کو فروغ دیا جائے۔ کیوں کہ سوشل میڈیا پر مغربی اقدار کی یلغار ہے اور یہ بھی جنسی بے راہ روی کا بڑا سبب ہے۔ حیا اور پاکدامنی کو فروغ دیا جائے، جب کہ بے حیائی و بے پردگی کی مذمت اور بیخ کنی کی کوشش کی جائے۔

11. اچھے ماحول کا انتخاب

ماحول کا اثر ضرور ہوتا ہے۔ ہر عمر اور خصوصاً نوجوان نسل کو اچھے ماحول کا انتخاب کیا جائے۔ سوشل میڈیا کے معاملہ میں ہر اس آئی ڈی، گروپ اور چینل سے نہ صرف اجتناب کیا جائے بلکہ ہر اس شخص کے ساتھ اٹھک بیٹھک اور صحبت میں بیٹھنے سے پرہیز کیا جائے جو جنسی بے راہ روی کا شکار ہے یا سبب ہے۔ اس کے مقابلہ میں عفت و پاکدامنی کے ماحول کا انتخاب کیا جائے۔ ارشادِ نبوی ﷺ ہے: الرجل على دين خليله فلينظر أحدكم من يخالل۔[38] "آدمی اپنے دوست کے دین پر ہوتا ہے، اس لیے تم میں سے ہر شخص کو یہ دیکھنا چاہیے کہ وہ کس سے دوستی کر رہا ہے۔"

12. تعلیمی نصاب میں شمولیت

تعلیمی نصاب میں ثانوی سطح (Secondary Level) سے جنسی بے راہ روی کے ہمہ نقصانات اور اس کے جملہ اسباب خصوصاً سوشل میڈیا کے نقصانات کے متعلق مواد بطورِ آگہی شامل کرنا چاہیے۔ پھر اس کو بتدریج (Gradually) اعلیٰ ثانوی سطح اور گریجویشن سطح پر بڑھانا چاہیے۔ جہاں تک جنسی تعلیم دینے کی بات ہے، اس کے دو تناظر ہیں ایک الہامی و اسلامی اور دوسرا شہوانی و حیوانی۔ اس میں پہلا فلسفہ ٹھیک و جائز ہے جبکہ دوسرا ناجائز۔ پہلے طریقے میں جنسی تعلیم سے مراد جنسی تعلق کو مذہبی اخلاقیات کا شعبہ سمجھ کے اس کے جائز و ناجائز پہلوؤں کو واضح کر کے انسان کو اس پہلو میں بااخلاق و باشعور بنانا، اور فطرت و شریعت کے مطابق اس کے احتیاج کو پورا کرنے میں منظم و پابند بنانا۔ جب کہ دوسرے زاویہ سے جنسی تعلیم سے مراد محض حیوانیت و شہوانیت کو ہوا دینا مقصود ہوتا ہے نتیجتاً اباحیت کا فروغ اور جنسی و صنفی تشدد کا باعث ہے۔ کیوں کہ اس میں تعمیری سوچ کے بجائے شہوت اور لذت پرستی کارفرما ہوتی ہے۔

---

[38] Al-Tirmidhī, *Sunan al-Tirmidhī*, kitāb al-adab man yuʾmar an yujālis, 4:509, ḥadīth no. 2378.

خلاصہ بحث

عصرِ حاضر میں ذرائع ابلاغ میں سب سے زیادہ مؤثر، مقبول اور ہمہ گیر ذریعہ "سوشل میڈیا" ہے، جسے بجا طور پر "عوام کا میڈیا" بھی کہا جاتا ہے۔ یہ مختلف النوع مواد پر مشتمل ایک ایسا پلیٹ فارم ہے جس نے جہاں بہت سی مثبت سہولیات فراہم کی ہیں، وہیں اس کے منفی اثرات بھی نہایت سنگین نوعیت کے ہیں۔ ان میں سب سے نمایاں اور خطرناک پہلو "جنسی بے راہ روی" کا فروغ ہے۔ سوشل میڈیا پر عریانیت، بے پردگی، رقص و غناء، فحاشی، فحش گوئی اور فحش بینی عام معمول بن چکے ہیں، اور یہ تمام عوامل نوجوان نسل کے اخلاق و کردار کو گھن کی طرح کھا رہے ہیں۔ یہ رجحانات نہ صرف انفرادی پاکیزگی کے لیے مہلک ہیں بلکہ پورے معاشرے کی اخلاقی بنیادوں کو بھی متزلزل کر رہے ہیں۔ اسلام، بطورِ دینِ فطرت، ایک جامع اور دوراندیش نظام حیات فراہم کرتا ہے، جو نہ صرف برائی کو جڑ سے ختم کرنے کی تعلیم دیتا ہے بلکہ ان تمام ذرائع و اسباب کو بھی بند کرتا ہے جو برائی تک لے جاتے ہیں۔ اسی اصول کو "سدّ ذرائع (Means-Blocking Principle) " کہا جاتا ہے، یعنی اُن مباح اُمور پر بھی پابندی لگانا جو حرام یا قبیح افعال کا ذریعہ بن رہے ہوں۔ اسلامی فقہ کی رو سے، اگر کسی مباح عمل سے حرام فعل کی طرف جانے کا اندیشہ ہو، تو وہ عمل بھی ممنوع قرار پاتا ہے۔ مثلاً بد نگاہی، نرم لہجہ میں اجنبی عورت کی آواز سننا، یا فحش مواد کی جانب مائل ہونا—یہ سب وہ اسباب ہیں جنہیں شریعت نے روکنے کی تعلیم دی ہے تاکہ اصل برائی جنم ہی نہ لے سکے۔ لہٰذا، سوشل میڈیا کے ذریعے جنسی بے راہ روی کے بڑھتے ہوئے سیلاب کو روکنے کے لیے ضروری ہے کہ اس کے اسباب و ذرائع کی بیخ کنی اسلامی اصولِ "سدّ ذرائع" کی روشنی میں کی جائے، تاکہ ایک مہذب، پاکیزہ اور با اخلاق معاشرہ وجود میں آ سکے۔

☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆

Bibliography / کتابیات

* Aḥmad, Khurshīd. *Niẓām-i-Taʿlīm*. Islamabad: Institute of Policy Studies, n.d.
* Ibn al-Jawzī, Abū ʿAbd al-Raḥmān ibn ʿAlī. *Talbīs Iblīs*. Riyadh: Dār al-Waṭan li-l-Nashr, 2006.
* Ibn Taymiyyah, Aḥmad ibn ʿAbd al-Ḥalīm. *Majmūʿ al-Fatāwā*. Riyadh: Wizārat al-Shuʾūn al-Islāmiyyah al-Suʿūdiyyah, 2004.
* Nadwī, Naẓar al-Ḥafīẓ. *Maghribī Media aur Us ke Asrāt*. Lucknow: Majlis wa Nashriyāt-i-Islām, 2001.
* Ibn Manẓūr al-Afrīqī. *Lisān al-ʿArab*, vol. 7. Cairo: Dār al-Ḥadīth, 2003.
* Jalībī, Jamīl. *Qaumī Angrezī-Urdu Lughat*, 6th ed. Islamabad: Muqtadira Qaumī Zubān, 2006.
* Shāh Walī Allāh al-Dihlawī. *Ḥujjat Allāh al-Bālighah*, Karachi: Qadīmī Kutub Khāna, n.d.
* Al-Ḥākim, Muḥammad ibn ʿAbd Allāh al-Naysābūrī. *Al-Mustadrak ʿalā al-Ṣaḥīḥayn*, vol. 4. Beirut: Dār al-Kutub al-ʿIlmiyyah, 1422 AH.
* Al-Tirmidhī, Muḥammad ibn ʿĪsā. *Sunan al-Tirmidhī*. Riyadh: Bayt al-Afkār al-Duwaliyyah, 2004.
* Al-Qushīrī, Muslim ibn Ḥajjāj. *Ṣaḥīḥ Muslim*, Kitāb al-nikāḥ, Bāb taḥrīm ifshāʾ sirr al-marʾah, ḥadīth no. 1437.
* Abū Dāwūd, Sulaimān ibn al-Ashʿath al-Sijistānī. *Sunan Abī Dāwūd*, Kitāb al-ḥammām, Bāb fī al-taʿarrī, ḥadīth no. 4017.
* Al-Muttaqī al-Hindī, ʿAlāʾ al-Dīn ʿAlī ibn Ḥusām al-Dīn. *Kanz al-ʿUmmāl fī Tartīb al-Akhlaq al-Maḥmūdah*. Beirut: Muʾassasat al-Risālah, n.d.
* Fahmī al-Najjār. *Islām aur Zarāʾiʿ Iblāgh*. Translated by Sājid al-Raḥmān Ṣiddīqī. Lahore: Idārah Maʿārif-i-Islāmī, n.d.
* ʿAlī Ḥasb Allāh. *Uṣūl al-Tashrīʿ al-Islāmī*. Karachi: Idārah al-Qurʾān wa-l-ʿUlūm al-Islāmiyyah, n.d.
* Ibn ʿArabī, Muḥammad ibn ʿAbd Allāh. *Aḥkām al-Qurʾān*, Beirut: Dār al-Maʿrifah, 1977.